السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو شخص مقروض ہوگیا اس پر زکواۃ اور قربانی ہے۔ اور جو رقم کسی کو قرض دی گئی ہو۔ اس پر زکواۃ ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر اور جائداد بھی ہو جس سے قرض ادا ہوسکے۔ تو زکواۃ دینی پڑے گی۔

اور جو لوگوں کی طرف قرض ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ جو آسانی سے مل سکتا ہے۔ اس کی زکواۃ دے اور جو باوجود کوشش کے وصول نہیں ہوتا وہ مال صمار کے حکم میں ہے۔ اس پر صرف ایک سال کی زکواۃ ہے۔ جب کہ وصول ہو۔ خواہ کئی سال گزر جایئں۔ ملاحظہ ہو۔

(موطا امام مالک مع شرح زرقانی جلد2ص106وغیرہ)

رہا قربانی کا مسئلہ تو اُس کا حکم بھی زکواۃ ولا ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ زکواۃ میں نصاب شرط ہے۔ اور قربانی میں نصاب شرط نہیں۔ کیونکہ حدیث میں مطلق آیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

على كل اهل بيت فى كل عام اضحية عتيرة

(رواہ احمد۔ ابن ماجہ۔ ترمذی۔ وقال ھذا حدیث حسن غریب)

نوٹ۔

(عتیرہ وہ ہے جو ماہ رجب میں ایک جانور زبح کیا کرتے تھے۔ لیکن یہ حکم دوسری احادیث سے منسوخ ہے۔ (تنظیم اہل حدیث جلد18ش37

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد13ص61

محدث فتویٰ